واقعۂ شعب ابی طالب کی تاریخی حیثیت - ازالۂ شبہات

*عثمان احمد

The battle of right and wrong and good and evil was started when the first human being put his step on the earth and devil announced his endless enmity against human being. The history of man kind is the long story of battle of right and wrong. History reveals the fact that righteous people are always assayed with sorrows, miseries, hunger and bloodshed. The last and ultimate messenger of GOD, Muhammad (PBUH) and his disciples were also besieged by disbelievers when they declared his faith on oneness of GOD. Alongwith other cruelties, a dreadful social boycott of tribes against the Holy Prophet and his followers led to the imprisonment in Abi Talib pass. In this article, the occurrence of famous event of social imprisonment in Abi Talib pass has been proved by authentic references and questions raised against its occurrence have been responded.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ حق کا آغاز کیا اور پہلی صدا لگائی **قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا** تو دل کو رنج والم سے لبریز کر دینے والی اور بدن کو تھکن سے چور کر دینے والی آزمائشوں کا سلسلہ شروع ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اونٹ کی ناپاک اوجھ پھینکی جا رہی ہے اور آپ کی پانچ سالہ معصوم بیٹی سیدہ فاطمہؓ روتی ہوئی اپنے والدِ محترم سے گندگی دور کر رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوڑا پھینکا جا رہا ہے، سنگدل آپ کا گلا گھونٹ رہے ہیں، کبھی آپ پتھر کھا کھا کے لہولہان ہو رہے ہیں کبھی آپ پر تضحیک سے لبریز آوازے کسے جا رہے ہیں کوئی پاگل کہتا ہے، کوئی جادوگر کہتا ہے اور کوئی کاہن کہہ کر اذیت دے رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار ساتھی مشرکین کے ظلم وستم کا نشانہ ہیں۔ بلالؓ صحرا کی تپتی ریت پر پتھر کے نیچے دبے ہوئے وارفتگی سے اَحد اَحد پکار رہے ہیں، عامر بن فہیرہؓ تشدد سہہ سہہ کر بے ہوش گرے ہوئے ہیں اور زبان باہر نکلی ہوئی ہے۔ زنیرہؓ، سمیہؓ اور لبینہؓ ضبط کا پہاڑ بنی ناتواں بدنوں کے ساتھ ظلم کا ہر سنگ دلانہ وار برداشت کرتی جا رہی ہیں۔ اہلِ ایمان نے صبر واستقامت کے ساتھ کرب وبلا کی ہر گھاٹی کو عبور کیا اور اپنے رب سے راضی رہے۔

اہلِ ایمان پر راہِ حق میں آنے والی آزمائشوں میں ایک آزمائش طویل معاشرتی مقاطعہ کی تھی جسے سیرت و تاریخ میں شعبِ ابی طالب کی محصوری کے نام سے جانا جاتا ہے۔

* لیکچرر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شعب کا لغوی مطلب

شعب کا لفظ شین کی زیر کے ساتھ ہے۔لغت میں پہاڑی راستے کو کہتے ہیں اور اس راستے کو جس سے پانی بہہ کر زمین پر آتا ہے۔(۱) خزانۃ الادب میں ہے: والشعاب جمع شعب بکسرھا الطریق فی الجبل (شِعاب، شِعب کی جمع ہے۔پہاڑ میں راستہ کو کہتے ہیں)(۲) لسان العرب میں شعب کو کہف کے ترادف کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔(۳)

مکہ میں دیگر شعب اور ان کا پس منظر

مکہ مکرمہ میں موجود دیگر شعب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شعب آل الاخنس

یہ بنی زہرہ کے حلیف الاخنس بن شریق الثقفی سے موسوم تھی۔یہ حرا اور سقر کے مابین تھی۔اسے کثرتِ نباتات کے باعث شعب خیشوم بھی کہا جاتا تھا۔بعد میں اسے شعب خوارج بھی کہا جاتا رہا۔(۴)

شعب ابی دُبّ

حجون کے علاقے میں واقع تھی اہل مکہ اس میں اپنے فوت شدگان کو دفن کرتے تھے ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ جناب آمنہ کی قبر یہاں تھی۔اس شعب کے دھانے پر حضرت ابو موسیٰ اشعری کا کنواں تھا۔بنی سواۃ بن عامر بن صعصعۃ کے ایک شخص ابودب کے نام سے موسوم تھی(۵)

شعب الصفی

یہ جبلِ راحت اور جبل نزاعۃ الشویٰ کے مابین تھی۔اہلِ مکہ ایام جاہلیت میں اس شعب کے پاس مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد مجالس منعقد کرتے تھے اور آباء واجداد پر فخر کرتے۔(۶)

شعب اللاصق

یہ مدنیین کی پہاڑی کے پاس تھی(۷)

شعب الرّخم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرا سے ثور کا راستہ شعب الرخم تھا۔(۸)

اس کے علاوہ مکہ میں شعب آل عبداللہ بن خالد، شعب آل قنفذ، شعب اُرنی، شعب اشرس، شعب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

البانہ،شعب الجزارین،شعب الخاتم،شعب الخوز، شعب زریق،شعب عثمان،شعب عمر بن عبداللہ، شعب عمرو بن عثمان،شعب بنی عبداللہ،شعب ابن عامر تھیں۔(۹)

شعبِ ابی طالب کا اصل نام

شعبِ ابی طالب کا اصل نام شعبِ بنی ہاشم ہے۔الذھبیؒ نے سیر اعلام النبلاء میں مسلمانوں کے محاصرے کا ذکر کرتے ہوئے شعب بنی ہاشم ہی لکھا ہے۔(۱۰) امام محمد بن یوسف الصالحی نے اس کا نام شعب بنی ہاشم بن عبد مناف لکھا ہے کہ بنی ہاشم کے گھروں کے علاوہ رہائش کی جگہ تھی۔اور یہ شعب ابی یوسف کے نام سے بھی جانی جاتی تھی۔(۱۱)

علامہ ابنِ اثیرؒ نے یہ نقل کرنے کے بعد کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ شعب ابی طالب میں حاملہ ہوئیں،لکھا ہے و قیل فی شعب بنی هاشم یعنی کہا گیا ہے کہ شعبِ بنی ہاشم میں۔(۱۲)

عیون الاثر میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ کے شعب ابی طالب میں حاملہ ہونے کا ذکر کرکے اس کو شعبِ بنی ہاشم کہا ہے۔(۱۳)

برہان الدین حلبیؒ نے لکھا ہے کہ یہ جو بعض نے شعب ابی طالب لکھا ہے اور بعض نے شعبِ بنی ہاشم تو اس میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ یہ سب علاقہ بنی ہاشم کا تھا تنہا ابو طالب تو سب کے مالک نہیں ہوسکتے (۱۴) یہ شعب یقیناً پہلے سے موجود تھی اور بنی ہاشم کے تصرف میں تھی لہذا یہ قرینِ عقل وقیاس ہے کہ اس کا اصل نام شعبِ بنی ہاشم ہی ہوگا البتہ تاریخ وسیرت کی کتب سے اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا کہ اسے شعبِ ابی طالب کا نام کب اور کس نے دیا۔

شعبِ ابی طالب کا محلِ وقوع

مکہ کے نواح میں مشرقی جانب عام گزرگاہ سے ہٹ کر تھی (۱۵) کوہِ ابوقبیس اس شعب کے بائیں جانب اور خنادم دائیں جانب ہے۔(۱۶)

مقاطعہ کے محرکات واسباب

قریش ظلم وعدوان کا ہر حربہ مسلمانوں پر آزمارہے تھے۔مسلمان اپنے ضعف وکس مپرسی کے باوجود انتہائی صبر واستقامت کے ساتھ دعوتِ حق میں مشغول تھے اور شجرِ اسلام ان کے خون اور آنسوؤں کی آبیاری

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے دن بدن توانا ہورہا تھا۔اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جناب حمزہؓ اور جناب عمر بن خطابؓ نے اسلام قبول کرلیا۔اہلِ ایمان کے قلوب کو راحت وتقویت ملی جبکہ مشرکین کے غیض وغضب اور ظالمانہ بے چارگی میں اضافہ ہوا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ ایمان کو ہجرتِ حبشہ کی اجازت دے دی اور مسلمانوں کو وہاں پہنچ کر مصائب وآلام کی کڑکتی دھوپ میں سائبان میسر آیا۔قریش کی سفارت جوانہوں نے شاہِ حبشہ نجاشی کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کے لیے بھیجی ،ناکام ہوگئی تو قریش نے جناب ِابی طالب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت سے دستبردار ہونے کے لیے دباؤ ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے درپے ہوئے۔ناکامی پر قبائل قریش نے مقاطعہ کا سفاکانہ معاہدہ کیا۔(۱۷)

مقاطعہ میں شریک قبائل

قریش اور بنی کنانہ اس مقاطعہ کے بنیادی محرِک اور عامل تھے۔(۱۸)

مقاطعہ تحریر کرنے کا مقام

قریش کے لوگ بطحاء مکہ میں خیف بنی کنانہ میں جو کہ مکہ کی بالائی جانب مقابر کے پاس واقع تھا اور اس کا نام وادی محصّب بھی لیا جاتا تھا جمع ہوئے اور یہ مقاطعہ لکھا گیا(۱۹)

شعب ابی طالب میں محصوری کا آغاز واختتام

سیرت نگاروں نے عام طور پر شعب ابی طالب میں محصوری کی مدت تین سال ذکر کی ہے۔محصوری کا آغاز یکم محرم الحرام بعثت کے ساتویں سال ہوا۔اوردسویں سال اس سے نجات ملی۔بعض نے دوسال بھی ذکر کی ہے۔اسی اختلاف کی پر بعض نے کہا ہے کہ محصوری کے اختتام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمرانچاس سال تھی اور بعض نے کہا کہ اڑتالیس سال تھی۔اسی محصوری میں ہی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ولادت ہوئی۔(۲۰)

مقاطعہ کا متن اوراس کی شقیں

۱۔مکہ کے کسی شہری کو یہ اجازت نہیں کہ وہ کسی مسلمان (خواہ مرد ہو یا عورت) سے گفتگو کرے

۲۔مکہ کے کسی شہری کو یہ اجازت نہیں کہ کسی مسلمان کے بدن کو چھوئے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو ناپاک ہو جائے گا

۳۔اہلِ مکہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی چیز فروخت کریں یا اس سے کوئی چیز خریدیں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۔ مکہ کے رہنے والے نہ تو مسلمانوں سے لڑکی لیں اور نہ انہیں لڑکی دیں۔

۵۔ جو کوئی بھی مسلمان کا مقروض ہے تو وہ اپنا قرض ادا کرنے سے اجتناب کرے۔

۶۔ یہ احکامات اس وقت تک باقی ہیں کہ جب تک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے دین سے توبہ نہ کرلیں یا بنو ہاشم ان کی حمایت سے دستبردار نہ ہو جائیں۔(۲۱)

مقاطعہ کی تحریر کس پر لکھی گئی

ابراھیم بن عمر البقاعی نے نظم الدرر میں سورہ طور کی تفسیر میں آیت فی رق منشور کے تحت لکھا ہے مقاطعہ رق پر لکھا گیا اور رق باریک جھلی کو کہتے ہیں۔(۲۲)

محصوری کے دوران مصائب وآلام

شعب ابی طالب کی محصوری کے تین برس مظلومیت و بے چارگی کے تین برس تھے۔مگر اہلِ ایمان کی فدا کاری اور صبر و استقلال بے مثل تھا جو کہ قریش کے اہل کفر کے لیے سوہانِ روح تھا۔قریش نے جبر و استبداد کی حدیں ایسی پھلانگیں کہ اپنے ہی بھائیوں کے بھوک سے بلکتے بچوں کی کرب ناک چیخیں ان کے لیے سامانِ طرب ٹھہریں۔نویری لکھتے ہیں:

حتی بَلَغَهم الجهد و سمع اصوا ت صبیانهم من وراء الشعب فمن قریش من سره ذلك(۲۳)

یہاں تک کہ انہیں سخت تکلیف پہنچی اور ان کے بچوں کی چیخیں گھاٹی کے باہر سنائی دیتی تھیں تو قریش میں سے وہ بھی تھے جنہیں اس سے مسرت ملتی تھی۔

خوراک کی عدم دستیابی کے باعث پتے کھا کھا کر گزارہ ہوتا۔حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بھوک کی شدت بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ایک رات میرے پاؤں تلے کچھ تر چیز آئی تو میں نے نگل لی اور نہیں جانتا کہ وہ کیا تھی (۲۴)

محصوری میں سیدہ خدیجہؓ کا کردار

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غمخوار اور رفیقہ تھیں۔جب تک زندہ رہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہر دکھ جھیلا اور آپ کا ایسی مخلصانہ محبت سے ساتھ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی بھر اس رفاقت کو نہ بھولے۔حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مالدار تھیں اور ناز و نعمت میں پرورش پائی تھی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت میں آنے کے بعد سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وار دیا اور تنگی کی زندگی پر خوش رہیں۔آپ کے اثر و رسوخ اور مال کے باعث شعبِ ابی طالب کے مظلوموں کو کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جاتا تھا۔

حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے حکیم بن حزام خفیہ طریقے سے اپنی پھوپھی کے لیے سامان بھیجا کرتے تھے۔ایک روز وہ غلہ اپنے غلام کے سر پر رکھ کر شعب کی طرف جا رہے تھے کہ اونٹ پر سوار ابو جہل ادھر آ نکلا۔ کہنے لگا کیا تم یہ کھانا بنو ہاشم کے لیے لے جا رہے ہو؟ کہنے لگا خدا کی قسم یہ میں تمہیں لے جانے نہیں دوں گا اور تمہیں سارے مکہ میں ذلیل کروں گا۔اسی دوران ابوالبختری ادھر آ نکلے۔پوچھا کیا بات ہے؟ابو جہل کہنے لگا یہ بنو ہاشم کے لیے غلہ لے جا رہا ہے؟ابوالبختری نے کہا: یہ اس کی پھوپھی کا غلہ ہے جو اس نے اس کے پاس رکھا تھا اس نے منگوایا ہے تو کیسے روک سکتا ہے۔پیچھے ہٹ اور جانے دے۔ابو جہل اڑ گیا۔دونوں دست و گریبان ہو گئے۔ابوالبختری نے پاس ایک اونٹ کی ہڈی پڑی تھی اٹھا کر ابو جہل کو ماری اور اس کا سر پھاڑ دیا۔حضرت حمزہؓ کھڑے دیکھ رہے تھے جب ان کی نظر پڑی تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔(۲۵)

مقاطعہ کا تحریر کنندہ

اس مقاطعہ کی تحریر لکھنے والا فرد بعض کے نزدیک منصور بن عکرمہ ہے۔(۲۶) بعض نے کہا کہ اس کا نام بغیض بن عامر بن ھاشم بن عبدمناف بن عبدالدار تھا۔کلبی کی روایت کے مطابق منصور بن عامر بن ھاشم جو کہ عکرمہ بن عامر بن ھاشم کا بھائی تھا۔اس لکھنے والے کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔(۲۷) جلال الدین سیوطیؒ نے کاتب کا نام منصور بن عکرمہ العبدری ہی ذکر کیا ہے (۲۸) امام ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک نضر بن حارث کاتب تھا مگر صحیح یہ ہے کہ یہ تحریر لکھنے والا بغیض بن عامر بن ھاشم ہے۔(۲۹)

مقاطعہ کا صحیفہ کہاں رکھا گیا

بعض نے کہا کہ کعبہ کی چھت سے لٹکایا گیا(۔(**وعلقوها فی سقف الکعبة**)(۳۰) بعض نے کعبہ کے اندر لٹکانے کا ذکر کیا۔(**وعلقت الصحیفة فی جوف الکعبة**)(۳۱) بعض نے کہا (**وعلقوها بالکعبة**) یعنی پردوں کے ساتھ لٹکایا گیا (۳۲) برہان الدین حلبیؒ نے یہ بھی نقل کیا کہ یہ صحیفہ ابو جہل کی خالہ کے پاس رکھا گیا پھر تطبیق دیتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ کعبہ میں لٹکانے سے پہلے ممکن ہے ابو جہل کی خالہ کے پاس ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے اس کے دو نسخے تیار کیے گئے ہوں۔(۳۳) ابو جہل کی خالہ کا نام ام

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

الجلاس بنت مخربۃ الحنظلیۃ نقل کیا گیا۔(۳۴)

مقاطعہ کا اختتام

اللہ جل شانہ مقاطعہ کے اختتام کے دو اسباب پیدا فرما دیے جن کے نتیجے میں مقاطعہ اختتام پذیر ہوا اور اس ظلم سے نجات ملی۔

پہلا سبب

رب ذوالجلال کی رحمت سے آزمائش کے خاتمے کا غیبی انتظام ہوا اور معاہدہ کی تحریر کو دیمک نے چاٹ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بذریعہ وحی اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو اس کی خبر دی۔ ابو طالب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن کر کہا ''روشن ستاروں کی قسم تم نے کبھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولا'' جناب ابو طالب نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو جمع کر کے خبر دی اور کہا میری رائے ہے کہ تم سب اپنے بہترین لباس پہنو اور قریش کے پاس جاؤ۔ اس سے پہلے کہ یہ بات ان تک پہنچے تک تم ان کو جا کر اطلاع دو۔ چنانچہ وہ گھاٹی سے روانہ ہوئے۔ قریش نے سمجھا کہ مصیبتوں سے گھبرا کر نکل آئے تاکہ رسول اللہ کو قتل کے لیے ہمارے حوالے کر دیں۔ یہاں پہنچ کر ابو طالب نے گفتگو کی اور کہا ''ہمارے اور تمہارے درمیان معاملات بہت طول اختیار کر گئے ہیں اس لیے اب تم لوگ اپنا وہ حلف نامہ لے کے آؤ ممکن ہے ہمارے اور تمہارے درمیان صلح کی کوئی شکل نکل آئے'' یہ بات جناب ابو طالب نے اس لیے کہی کہ کہیں قریشی حلف نامہ لانے سے پہلے نہ دیکھ لیں یا لانے سے ہی منکر ہو جائیں۔ جب وہ تحریر لے آئے تو ابو طالب سے کہنے لگے ''تم لوگوں نے ہمارے اور اپنے اوپر جو مصیبت ڈالی تھی آخر اب اس سے پیچھے ہٹتے ہی بنی''۔ جناب ابو طالب نے کہا ''میں تمہارے پاس انصاف کی بات لے کر آیا ہوں جس میں نہ تمہاری بے عزتی اور نہ ہماری۔ وہ یہ کہ میرے بھتیجے نے بتایا ہے کہ اس حلف نامے پر اللہ نے کیڑا مسلط فرمایا جو اس میں وہ تمام حصے چاٹ گیا جس میں ظلم اور جور کا تذکرہ تھا صرف اللہ کا نام رہ گیا ہے۔ اگر بات اسی طرح ہے جیسے میرے بھتیجے نے بتائی تو معاملہ ختم ہوا اور اگر بات غلط نکلی تو ہم اس کو تمہارے حوالے کر دیں گے پھر تم چاہے اسے قتل کر دو چاہے زندہ رکھو۔ اس پر قریش نے کہا تمہاری بات منظور ہے۔ جب کھول کر دیکھا تو بات صحیح نکلی تو ابو طالب سے کہنے لگے تمہارے بھتیجے کا جادو ہے۔ مگر مقاطعہ کا خاتمہ ہو گیا۔(۳۵)

دوسرا سبب

اس مقاطعہ کی وجہ قریش کے نرم دل اور شریف النفس افراد بہت رنجیدہ تھے۔ ان میں ہشام بن عمرو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بن حارث بھی تھے۔ ایک رات وہ زہیر بن امیہ بن عاتکہ بنت عبدالمطلب کے پاس آئے (یہ دونوں حضرات بعد میں ایمان لائے اور صحابی ہوئے) ہشام نے زہیر سے کہا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم آرام سے کھانا کھاؤ، لباس پہنو، نکاح کرو اور تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ننہیال کا یہ حال ہے کہ وہ خرید و فروخت نہیں کر سکتے ہیں اور شادی بیاہ سے بھی محروم ہیں؟ خدا کی قسم اگر ابوالحکم بن ہشام (ابوجہل) کے ننہیال کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا تو وہ کبھی ساتھ نہ دیتا۔ زہیر نے کہا: افسوس ہے تجھ پر ہشام، میں اکیلا آدمی کیا کر سکتا ہوں۔ خدا کی قسم اگر ایک آدمی بھی میرا ساتھ دینے والا ہوتا تو اس تحریر کو کب کا پھاڑ چکا ہوتا۔ ہشام نے کہا دوسرا آدمی تو موجود ہے۔ زہیر نے کہا: کون؟ ہشام نے کہا میں۔ زہیر نے کہا ایک آدمی اپنے ساتھ ملاؤ۔ چنانچہ ہشام، مطعم بن عدی کے پاس گئے اور کہا: مطعم کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ بنی عبد مناف کے دونوں خاندان (بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب) تمہارے سامنے ہلاک ہو جائیں اور تم قریش کی موافقت کرتے رہو؟ مطعم نے بھی کہا کہ میں اکیلا ہوں کیا کر سکتا ہوں۔ ہشام نے کہا: تمہارا ساتھ دینے کو دوسرا آدمی موجود ہے۔ مطعم نے پوچھا وہ کون؟ ہشام نے کہا میں۔ مطعم نے کہا کسی تیسرے کو بھی ساتھ ملاؤ۔ ہشام نے کہا تیسرا ساتھی بھی ہے۔ مطعم نے پوچھا وہ کون ہے ہشام نے بتایا کہ زہیر بن امیہ۔ مطعم نے کہا ایک چوتھے آدمی کا بھی انتظام کر لو۔ اب ہشام ابوالبختری کے پاس گئے اور وہی بات کہی جو مطعم سے کی تھی۔ ابوالبختری نے پوچھا کوئی اس معاملے میں ہمارا مددگار ہے؟ ہشام نے بتایا ہاں ہے؟ پوچھا کون۔ کہا میں، زہیر بن امیہ اور مطعم بن عدی۔ ابوالبختری نے کہا کوئی پانچواں بھی تلاش کر لو۔ ہشام زمعہ بن اسود کے پاس گئے اور ان کو قرابت داری اور حقوق کی طرف توجہ دلائی اور اس قاطعہ کے خلاف ابھارا۔ زمعہ نے پوچھا اس معاملے میں کسی اور کو بھی تم نے ساتھ دینے کی درخواست کی ہے؟ ہشام نے کہا ہاں اور سب ساتھیوں کے نام بتائے۔ یہ پانچوں حجون کے مقام پر رات کو ملے اور صبح حلف نامے کو پھاڑنے کا عہد کیا۔ زہیر نے کہا میں اس سلسلے میں بات کرنے کی پہل کروں گا۔ صبح یہ حرم میں پہنچے۔ زہیر نے طواف کیا اور قریش سے مخاطب ہو کر بولا: اے اہل مکہ ہم تو کھائیں پئیں اور جو چاہے پہنیں اور بنو ہاشم ہلاک ہو جائیں کہ وہ خرید و فروخت تک نہ کر سکیں۔ خدا کی قسم میں میں اس حلف نامے کو پھاڑے بغیر نہیں بیٹھوں گا۔ ابوجہل مسجد کے ایک کنارے پر تھا، بولا: اللہ کی قسم تم نہیں پھاڑ سکتے۔ زمعہ بن الاسود کھڑے ہو گئے اور کہا تو جھوٹ بکتا ہے۔ ہم اس تحریر سے پہلے ہی نہیں راضی تھے۔ ابوالبختری نے تائید کرتے ہوئے کہا: زمعہ ٹھیک کہتا ہے ہم اس تحریر سے کبھی راضی نہیں تھے اور اسے باقی رہنے دیں گے۔ مطعم بن عدی نے کہا تم دونوں ٹھیک کہتے ہو اور جو بھی کوئی اور بات کرے گا وہ جھوٹا ہے۔ ہم اللہ کے سامنے اس تحریر سے اور جو کچھ اس میں سے برأت کا اعلان کرتے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں۔ ہشام نے بھی تائید کی۔ ابو جہل کہنے لگا یہ سازش رات کی تیار کردہ ہے۔ جناب ابو طالب بھی اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ اور اسی سلسلہ میں بات کرنے کے لیے موجود تھے چنانچہ جب تحریر کو لایا گیا تو وہ کیڑا کھا چکا تھا صرف اللہ کا نام باقی تھا (۳۶)

واقعۂ شعب ابی طالب پر شبہات کا تحقیقی جائزہ

جناب خالد مسعود نے اپنی کتاب حیاتِ رسول امی میں شعب ابی طالب میں محصوری کی روایات پر نقد وجرح کرتے ہوئے درج ذیل شبہات کا اظہار کیا ہے۔

پہلا شبہ

معاہدہ کی شقوں میں بنو ہاشم کے ساتھ شادی بیاہ اور تجارتی لین دین کی ممانعت تو تھی لیکن ان کا محاصرہ کرنے کی کوئی شق کسی روایت میں موجود نہیں، لہذا اس معاہدہ کے تحت ان کا محاصرہ کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا اور کوئی قریشی خانوادہ ایسا کرنے کا پابند نہیں تھا۔ جو چیز معاہدہ میں تھی ہی نہیں اس پر قریش نے بالاتفاق عمل کیسے کرلیا۔ (۳۷)

کتبِ سیرت کے مطالعہ سے بالکل عیاں ہو کر سامنے آتا ہے کہ شعبِ ابی طالب میں محصوری سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ قریشِ مکہ نے کوئی فوجی محاصرہ کیا ہوا تھا اور اس کے لشکری مسلح ہو کر ہر وقت نگرانی کرتے رہتے تھے بلکہ یہاں محصوری سے مراد مقاطعہ کے باعث پیدا ہونے والی معنوی محصوری ہے۔ تمام سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایامِ محصوری میں بھی حرم اور اطراف میں دعوت الی اللہ کے لیے نکلتے تھے۔ اور شعبِ ابی طالب میں جمع ہو کر رہنے کی تجویز جنابِ ابی طالب کی تھی اور یہ صورت اختیار کرنے کی انتظامی وجہ یہ تھی کہ معاشرتی مقاطعہ کا مقابلہ مل کر کیا جا سکے اور ہر گھرانہ علیحدہ علیحدہ اس کا شکار نہ بنے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے پیشِ نظر اس طرح مجتمع ہو کر رہنا مفید تھا تاکہ قریش قتل کی کوئی اجتماعی کوشش نہ کریں۔ شعب ابی طالب کی محصوری کو سمجھنے کے لیے قبائلی نظام کی شدت اور جبر کو سمجھنا ضروری ہے۔

مصنفِ محترم نے کوئی دلیل بھی ذکر نہیں کی کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ شعب ابی طالب میں لوگ واقعتاً محصور تھے اور ان کی آمد و رفت ناممکن یا شدید مشکل تھی۔

دوسرا شبہ

یہ معاہدہ بنو ہاشم اور ان کے حمایتی بنو عبدالمطلب کے خلاف تھا۔ دوسرے خانوادے اس سے متاثر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نہیں ہوتے تھے۔لیکن روایت کی رو سے حضرت سعد بن ابی وقاص کو چمڑے کا ٹکڑا کھاتے ہوئے بتایا گیا ہے جبکہ وہ بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔سوال یہ ہے کہ وہ محصورین میں کیسے شامل ہو گئے؟ اگر ان کو وہاں زبردستی گھسیٹ لیا گیا تھا تو بنو زہرہ ان کی مدد کو کیوں نہ آئے؟(۳۸)

مقاطعہء قریش کوئی قبائلی آویزش کا شاخسانہ نہ تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ توحید و رسالت کے خلاف مشرکانہ عنادکی معاشرتی سفاکیت کا اظہار تھا۔لہذا اہلِ ایمان کا اپنی قبائلی وابستگی کی بنیادوں پر ممکنہ راحت و آرام کی زندگی کو ترک کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمانی بنیادوں پر شعب ابی طالب میں فاقہ مستیوں کو ترجیح دینا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔صرف جناب سعد بن ابی وقاصؓ ہی نہیں، جناب ابوبکرؓ قبیلہ بنی تیم سے، سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ قبیلہ بنو اسد سے عسرت کی گھڑیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں۔البتہ جناب عمر بن خطاب جوؓ قبیلہ بنو عدی سے تھے باہر رہ کر خفیہ طریقے سے رسد رسانی کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ابولہب اور اس کے بیٹے بنو ہاشم سے ہونے باوجود قریش کے ساتھ تھے اور شعبِ ابی طالب میں محصور نہیں ہوئے(۳۹) جبکہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کے تمام مشرکین نے قبائلی عصبیت میں اس محصوری کو قبول کیا۔ دلائل النبوۃ میں ہے:

> فاجتمعوا علی ذلك مسلمهم و كافرهم فمنهم من فعله حمية و منهم من فعله ايما نا و يقينا(۴۰)
>
> پس وہ اس پر جمع ہو گئے چاہے ان کے مسلمان تھے یا کافر۔پس بعض نے ان میں سے یہ ساتھ (قبائلی) حمیت کی وجہ سے دیا اور کچھ نے ایمان وایقان کے باعث

تیسرا شبہ

معاہدہ کی رو سے صرف قریش پر بنو ہاشم سے تجارت پر پابندی عائد کی گئی۔غیر قرشیوں یا بیرونی تاجروں پر یہ معاہدہ لاگو نہیں ہوتا تھا۔اس صورت میں بنو ہاشم کے لیے کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ وہ ضرورت کی اشیاء دوسرے تاجروں سے حاصل کر لیں اور اپنے بچوں کو بھوک سے ہلکان نہ کریں۔لیکن روایت کے مطابق تین سال تک بنی ہاشم بھوکے محصور رہے(۴۱)

یہ بات عقلاً بھی ممکن نہیں اور نہ ہی کسی سیرت نگار کا دعویٰ ہے کہ محاصرہ کے تین سال بغیر کھائے پیے محصورین زندہ رہے۔یقیناً ان تک خوراک پہنچتی تھی لیکن ناکافی ہوتی تھی۔سیرت نگاروں نے یہ بھی واضح طور پر لکھا ہے کہ مواسم حج میں محصورین کے لیے نرمی اور آسانی ہوتی تھی اور خوراک کا ذخیرہ انہی دنوں میں کیا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جاتا تھا۔ جہاں تک بیرونی تجارتی قافلوں سے اشیائے ضرورت خریدنے کا معاملہ ہے تو اس کے بارے صاحبِ روض الانف لکھتے ہیں:

وکانوا اذا قَدَمَتِ العیرُ مکۃَ یاتی احدُھم السوقَ لیشتَرِیَ شیئا من الطعام لعیاله فیقوم ابو لھب عدو اللّٰہ فیقول یا معشر التجار غالوا علی اصحاب محمدحتیٰ لا یدرکوا معکم شیئا فقد علمتم مالی و وفاء ذمتی، فأنا ضامن أن لا خسار علیکم فیزیدون علیھم فی السلعة قیمتھا اضعافاحتی یرجع الی اطفاله وھم یتضاغون من الجوع فلیس فی یدیه شیء یطعمھم به و یغدو التجار علی أبی لھب فیُرِبحھم فیما اشتروا من الطعام و اللباس(۴۲)

جب کوئی تجارتی قافلہ مکہ آتا تو ان (محصورین) میں سے کوئی فرد بازار جاتا تاکہ کھانا وغیرہ اپنے عیال کے لیے خرید سکے۔ تو اللہ کا دشمن ابولھب وہاں کھڑا بول رہا ہوتا کہ اے قافلے والو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھیوں کو مہنگا کر کے بیچو تاکہ یہ تم سے کچھ نہ پا سکیں۔ تمہیں میرے مال اور میرے ذمہ داری لے کر پوری کرنے کا تو معلوم ہی ہے۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ تمہیں کوئی گھاٹا نہیں ہوگا۔ تو وہ قیمتوں میں کئی گنا اضافہ کر دیتے یہاں تک کہ وہ شخص خالی ہاتھ اپنے بچوں کے پاس لوٹتا جو بھوک سے بلک رہے ہوتے تھے اور اس کے پاس انہیں کھلانے کو کچھ نہ ہوتا۔ اور تاجر ابولہب کے پاس پہنچ جاتے وہ ان سے اشیائے خورد و نوش اور کپڑوں کی خریداری کر کے انہیں نفع پہنچاتا۔

اسی طرح قریش کے علاوہ مکہ سے دور آباد دیگر قبائل سے خوراک حاصل کرنے کی کوششیں بھی کی جاتی تھیں جیسا کی سیدنا علیؓ کے بارے آتا ہے کہ آپ دور دور تک نکل جاتے اور خوراک حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ اور بہت سے ہمدرد اور شریف النفس لوگ خفیہ طریقے سے خوراک پہنچاتے تھے۔ ابونعیم اصفہانی نے نقل کیا ہے کہ ہشام بن عمرو بن حارث اکثر رات کے اندھیرے میں اونٹ پر سامان لاد کر شعب کے دھانے پر لے آتا اور اونٹ کو لاٹھی مار کر اندر ہانک دیتا۔ شعب میں مقیم لوگ سامان اتار کر واپس ہانک دیتے۔ (۴۳)

چوتھا شبہ

عرب معاشرہ میں کسی بھی شخص کو قتل کرنا آسان کام نہ تھا۔ قریش کو اگر رسول اللہ کا قتل مطلوب تھا تو اس کے لیے فیصلہ کرنے کی بہترین جگہ دارالندوہ تھی۔ جہاں قریش اہم فیصلے پورے سوچ و بچار کے بعد اجتماعی طور پر کیا کرتے تھے لیکن اس موقع پر دارالندوہ میں کوئی مجلس منعقد نہیں ہوئی۔ اس سے باہر کیا گیا کوئی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بھی اہم فیصلہ قریش کا اجتماعی فیصلہ نہیں کہلاتا تھا لہذا وہ قابل عمل نہیں ہوتا تھا۔

اس شبہ کے بیان کے بعد مصنف نے ''واقعہ کی ممکنہ شکل'' کے تحت مسلم کی روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے ''حضرت ابو ہریرۃؓ حجۃ الوداع کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ جب ہم منیٰ میں مقیم تھے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کل ہم بنوکنانہ کی گھاٹی میں اتریں گے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں لوگوں نے کفر کی حمایت میں باہم قسمیں کھائی تھیں۔قریش اور بنوکنانہ نے بنو ہاشم اور بنومطلب کے خلاف اٹھایا کہ وہ ان سے نکاح کا رشتہ نہیں جوڑیں گے اور نہ تجارت کا معاہدہ کریں گے جب تک کہ رسول اللہ کو ان کے حوالہ نہیں کردیتے''(۴۴)

اگر یہ انتہائی غیر اہم اور، غیر موثر فیصلہ تھا اور اس کے نتیجے میں کسی شدید تکلیف کا سامنا نہیں ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً تیرہ سال بعد اس کا ذکر کیوں فرماتے جیسا کہ مصنف نے روایت کو تسلیم کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔نیز اس دعویٰ کے لیے بھی مستقل دلیل درکار ہے کہ قریش کا جو معاہدہ یا فیصلہ دارالندوہ سے باہر ہوتا تھا وہ غیر اہم ہوتا تھا۔تاریخ قریش سے اس دعویٰ کا ثبوت ناممکن ہے۔البتہ ایسے بہت سے اہم فیصلوں کی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جن کا دارالندوہ میں ہونے کا کوئی سراغ نہیں ملتا یا صراحتاً ثابت ہے کہ وہ فیصلے داارلندوہ میں نہیں ہوئے۔جیسے معروف معاہدہ حلف الفضول جس میں بنو ہاشم، بنواسد، بنوتیم اور بنو زہرہ شامل تھے، دار عبداللہ بن جدعان میں ہوا حالانکہ دارالندوہ اس سے بہت پہلے قائم ہو چکا تھا۔(۴۵)

اور یہ کہنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل آسان نہ تھا بالکل درست ہے اور اس سے شعبِ ابی طالب کے واقعہ کی صحت پر کوئی فرق بھی نہیں پڑتا۔اگر یہ قتل آسان ہوتا تو قریش اس کے لیے جتھابندی اور مقاطعہ کرکے بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کی کوشش نہ کرتے۔

پانچواں شبہ

بنو ہاشم کے محاصرہ کا واقعہ اور وہ بھی تین سال کے لیے، اگر پیش آیا ہوتا تو یہ اتنا غیر معمولی تھا کہ اس کی صدائے بازگشت پورے عرب میں سنائی دیتی کیونکہ بنی ہاشم حاجیوں کی مہمان داری، ان کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی دیکھ بھال اور مسافروں کی خدمت پر مامور تھے۔ان کا اپنی ذمہ داریوں سے غائب ہونا پورے ملک میں ہلچل پیدا کردیتا۔تاریخ میں اس بات کا کوئی تذکرہ نہیں ہے کہ بنو ہاشم کو منظر سے ہٹا کر ان کی حج و عمرہ کی منصبی خدمات کے لیے کونسا متبادل نظام وضع کیا گیا(۴۶)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی صدائے بازگشت پورے عرب میں سنائی دی گئی تھی یا نہیں اس کا تعین کیسے ہوگا؟ اگر روایات کو دیکھا جائے تو تمام قدیم مصادرِ سیرت و تاریخ میں اس واقعہ کا تذکرہ موجود

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے۔ چنانچہ مغازی واقدی، مغازی ابن اسحاق، سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، طبقات ابن سعد، الروض الانف للسھیلی، البدایہ والنہایہ لابن کثیر، عیون الاثر لابن سید الناس وغیرھم میں اس واقعہ کی تفصیلات موجود ہیں۔ اگر شاعری میں اس ذکر موجود ہونے کو دلیل بنایا جائے تو ابو طالب کا طویل قصیدہ موجود ہے۔ (۴۷) ایامِ حج میں تو بنو ہاشم کے لیے آزادی و آسانی ہوتی تھی لہذا ان کے غائب ہونے کا تو سوال نہیں پیدا ہوتا۔

شعبِ ابی طالب کا واقعہ دعوتِ حق کی راہ کے مسافروں کے لیے مشعلِ راہ بھی ہے اور باعثِ تقویت بھی کہ کس طرح کس مپرسی اور مظلومیت کے عالم میں دین کے متوالے محض اللہ کے بھروسے پر مشکلات و مصائب میں ڈٹے رہے۔ آخر کار اللہ کا امر غالب آیا اور غرور و کبر سے تنی ہوئی گردنیں مغلوبیت و شرمساری کے ساتھ جھک گئیں اور اہلِ ایمان کو امن و تمکین کی نعمت ملی۔ اور ثابت ہوا کہ اللہ جل شانہ اہلِ ایمان سے اپنا وعدہ **کان حقا علینا نصر المومنین** (۴۸) ہمیشہ پورا کرتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الصالحی، محمد بن یوسف، الشامی، سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد وذکر فضائلہ، اعلام نبوتہ و افعالہ و احوالہ فی المبدا و المعاد، تحقیق شیخ عادل احمد عبد الموجود، الشیخ علی محمد معوض، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ۲/۳۸۲

(۲) البغدادی، عبد القادر بن عمر، خزانۃ الادب ولب لباب لسان العرب، تحقیق محمد نبیل طریفی، امیل بدیع الیعقوب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۸ء، ۱/۴۲۶

(۳) الافریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، طبع اول، س ن، ۲/۳۹۹

(۴) الازرقی، ابو الولید، محمد بن عبد اللہ بن احمد، اخبار مکہ و ما جاء فیھا من الآثار، تحقیق علی عمر، مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ، قاہرہ، طبع اول، س ن، ۲/۲۸۵

(۵) الفاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن العباس، المکی، أخبار مکہ فی قدیم الدھر وحدیثہ، تحقیق عبد الملک عبد اللہ دھیش، دار خضر بیروت، طبع ثانی ۱۴۱۴ھ، ۴/۵۴، ۱۱۴، ۱۴۰

(٦) اخبار مکہ وما جاء فیھا من الآثار، ۲/۲۷۱

(۷) ایضاً۔ ص ۲۰۳　　(۸) ایضاً۔ ص ۱۹۷　　(۹) ایضاً۔ ص ۳۲۱

(۱۰) سیر اعلام النبلاء، الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع سوم ۱۴۰۵ھ، ۲/۱۱۲

(۱۱) سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ۲/۳۸۲

(۱۲) ابن اثیر، ابو السعادات المبارک بن محمد الجزری، جامع الاصول فی احادیث الرسول، تحقیق بشیر عیون، دار الفکر بیروت، طبع اول، س ن، ۱۲/۸۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۱۳)۔ ابن سیدالناس، محمد بن عبداللہ بن یحیٰ، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، مؤسسۃ عز الدین للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۴۰۶ھ، ۱/۳۹

(۱۴) الحلبی، علی بن برہان الدین، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون (السیرۃ الحلبیہ)، دارالمعرفہ بیروت، ۱۴۰۰ھ، ۱/۱۰۲

(۱۵) ابن قیم الجوزیۃ، محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی، زاد المعاد فی هدي خیر العباد، تحقیق شعیب الارنوؤط وعبدالقادر الارنوؤط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع سوم، ۱۹۸۲ء، ۳/۲۹

صالح بن عبداللہ بن حمید، نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم، دارالوسیلۃ للنشر والتوزیع، جدہ، طبع چہارم۔ س ن، ۱/۲۴۳

(۱۶) البکری، ابوالفیض عبدالستار بن عبدالوہاب الصدیقی، الھندی، المکی، الحنفی، ، فیض الملک الوھاب المتعالی بانباء اوائل القرن الثالث عشر و التوالی، تحقیق عبد الملک بن عبد اللہ بن دھیش، مکتبہ الاسدی، مکۃ المکرّمہ، طبع اول، ۱۴۲۷ھ، ۳/۲۶۴

(۱۷) ابن حجر، احمد بن علی، العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دارالمعرفۃ بیروت ا، ۱۳۷۹ھ، ۷/۹۲

(۱۸)۔ زاد المعاد فی هدي خیر العباد، ۲/۲۹۴

(۱۹) انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون (السیرۃ الحلبیہ)، ۲/۲۵

الواقدی، ابوعبداللہ محمد بن عمر، کتاب المغازی، تحقیق مارسدن جونس، عالم الکتب بیروت، س ن، ۲/۸۲۸

(۲۰) ابن قیم الجوزیۃ، محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی، زاد المعاد فی هدي خیر العباد، تحقیق شعیب الارنوؤط وعبدالقادر الارنوؤط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع سوم، ۱۹۸۲ء، ۱/۹۸

ابن سیدالناس، محمد بن عبداللہ بن یحیٰ، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، مؤسسۃ عز الدین للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۴۰۶ھ، ۱/۱۶۸

(۲۱)۔ دیوان المبتدا والخبر فی تاریخ العرب والبربر ومن عاصرھم من ذوی الشان الکبر (المعروف تاریخ ابن خلدون) ضبط: خلیل شحادہ، دارالفکر للطباعۃ والنشر بیروت، ۱۴۲۱ھ، ۲/۴۱۲

کونسٹن ویرژیل، محمد (ایسے پیغمبر جنہیں پہچاننے کی ازسرنو کوشش ہونی چاہیے)، مترجم ادارہ سیارہ ڈائجسٹ، ریواز گارڈن لاہور، مارچ ۱۹۹۷، ص ۱۴۶

(۲۲) البقاعی، برہان الدین، ابو الحسن، ابراھیم بن عمر، نظم الدرر فی تناسب الآیات و السور، تحقیق عبدالرزاق غالب المہدی، دارلکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ، ۷/۲۹۲

(۲۳) النویری، شہاب الدین احمد بن عبد الوھاب، نھایۃ الارب فی فنون الادب، دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ۱۴۲۴ھ، ۴/۳۰۵

(۲۴) عائشہ عبدالرحمان بنت شاطئ، مع المصطفی علیہ الصلاۃ والسلام، دار الکتاب العربی بیروت، طبع اول، ۱۹۷۲ء، ص ۱۲۲

(۲۵) البدایۃ والنھایۃ، ۳/۱۰۹؛ ۸/۷۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲۶) الاندلسی، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ و الثلاثۃ الخلفاء، تحقیق محمد کمال الدین عز الدین علی، عالم الکتب بیروت، ۱۴۱۷ھ، ۱/ ۲۰۷
(۲۷) عینی، بدر الدین، عمدۃ القاری، باب قول اللہ تعالیٰ جعل اللہ البیت الحرام، کتاب الحج
(۲۸) السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمان ابی بکر، الخصائص الکبریٰ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۵ھ، ص۔۲۴۹
(۲۹) زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، ۳/ ۳۰
(۳۰) ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، تحقیق علی شیری، دار احیاء تراث العربی طبع اول، ۱۴۰۸ھ، ۶/ ۲۰۶
(۳۱) ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، البصری، الطبقات الکبریٰ، تحقیق: احسان عباس، دار صادر، بیروت، طبع اول، ۱۹۶۸ء، ۱/ ۲۰۹
(۳۲) البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، تحقیق عبد المعطی قلعجی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اول، ۱۴۰۴ھ، ۲/ ۳۱۵
(۳۳) الحلبی، علی بن برہان الدین، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون (السیرۃ الحلبیہ)، دار المعرفہ بیروت، ۱۴۰۰ھ، ۲/ ۲۵
(۳۴) المقریزی، تقی الدین احمد بن علی، امتاع الاسماع بما للنبی من الاموال و الاحوال الحفدۃ و المتاع، تحقیق محمد عبد الحمید النمیسی، دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ۱۹۹۹ء، ۱/ ۴۳
(۳۵) البدایۃ والنھایۃ، ۳/ ۱۰۵۔۱۰۷
(۳۶) ایضاً۔ ۳/ ۱۲۰۔۱۲۱
(۳۷) خالد مسعود، حیاتِ رسول امی، دار التذکیر، لاہور، طبع اول ۲۰۰۳ء، ص ۱۹۶
(۳۸) ایضاً ص ۱۹۶۔۱۹۷
(۳۹) ابن حزم، علی بن احمد، الاندلسی، جوامع السیرۃ، تحقیق احسان عباس، دار المعارف، مصر، ۱۹۰۰ء، ص ۶۴
(۴۰) دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، ۲/ ۳۱۱
(۴۱) حیاتِ رسول امی، ص ۱۹۷
(۴۲) عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، ۲/ ۱۵۹
(۴۳) اصفہانی، ابو نعیم، اسماعیل بن محمد، دلائل النبوۃ، تحقیق محمد محمد الحداد، دار طیبہ، ریاض، ۱۴۰۹ھ، ص ۱۹۸
(۴۴) حیاتِ رسول امی۔ ص ۱۹۷۔۱۹۸
(۴۵) أخبار مکہ فی قدیم الدھر وحدیثہ، ۵/ ۱۹۲
(۴۶) ایضاً۔ ۱۹۷ (۴۷) الخصائص الکبریٰ، ص۔۲۴۹
(۴۸) الروم، ۳۰:۴۷، بہی طرح قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے حقا علینا ننج المومنین۔ (یونس، ۱۰:۱۰۳)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.